10 فروری 2014

مودی کی ریلیوں نے ملک کا

جناب ارون جیٹلی

راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر

جناب نریندر مودی کے لیے پچھلا ہفتہ کافی مصروفیت کا رہا۔ سنیچر کو وہ امپھال، گوہاٹی میں تھے اور آخر میں انھوں نے چنئی میں ریلیوں سے خطاب کیا۔ اتوار کو چنئی کے ایک تعلیمی ادارے میں ایک پروگرام میں شامل ہونے کے بعد انھوں نے کوچی اور ترونت پورم میں مختلف جلسوں میں خطاب کیا۔

ان عام جلسوں میں نریندر مودی کے تئیں عوام کا زبردست جوش دیکھنے کو ملا۔ امپھال کی ریلی کو منی پور میں سب سے بڑی سیاسی ریلی مانا جا رہا ہے۔ بی جے پی کی تنظیم منی پور میں کافی مضبوط نہیں ہے۔ اس کے بوجود مودی کی ریلی میں زبردست بھیڑ کا جمع ہونا عوام کی کیفیت کو بتاتا ہے۔ گوہاٹی اور چنئی میں پارٹی کی ریلیوں میں اور آخر میں کیرل میں انھوں نے بڑے مجمع کو متاثر کیا۔ ان کے دوسرے پروگراموں نے مذہب اور ذات کی بنیاد پر بانٹنے والوں کو چیلینج کیا۔ جن طبقات میں پہلے بی جے پی کو کم حمایت دیکھنے کو ملی تھی وہاں لوگوں نے اپنے جلسوں میں بڑے جوش کے ساتھ انھیں مدعو کیا۔

کانگریس سے لوگوں کی غرض ختم ہوگئی ہے۔ لوگ امید سے دیکھ رہے ہیں۔ کیا جناب مودی اس بھروسے کی علامت ہیں جس کا عوام کو انتظار ہے؟ لوگ قدآور، حوصلہ افزا اور فیصلہ کن لیڈر چاہتے ہیں۔ وہ ایمانداری کے اصول نئے سرے سے طے کرنا چاہتے ہیں؟ قیمتوں میں اضافہ، بے روزگاری اور معیشت میں ٹھہراؤ جیسی چیزیں انھیں پریشان کر رہی ہیں۔ ملک کے شمالی، وسطی اور مغربی حصوں کے گڑھ میں مودی کی ریلیوں میں زبردست بھیڑ کا جمع ہونا فطری ہے لیکن جن علاقوں میں بی جے پی روایتی نقطہ نظر سے مضبوط نہیں ہے ان علاقوں میں مودی کی ایسی زبردست ریلیوں کا کیا مطلب نکالا جا سکتا ہے؟ شمال مشرق، مغربی بنگال، آندھرا پردیش، تامل ناڈو اور کیرل میں مودی کی ریلیوں میں لوگوں کی زبردست بھیڑ اور لوگوں کا ردعمل تعجب خیز رہا۔ کیا اس بات جھکاؤ کو کچھ اور سمجھا جا سکتا ہے۔

یقینی طور پر ایسا بڑا مجمع یوں ہی نہیں جمع ہو سکتا؟ یہ ایک مضبوط اشارہ ہے، جو غصے اور اعتماد کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ لوگ موجودہ صورت حال سے ناراض ہیں۔ وہ تبدیلی چاہتے ہیں۔ مودی ایسی تبدیلی اور اعتماد کی علامت ہیں جو بہتری کے لیے ہوگی۔ مودی کے پیچھے سیاسی حمایت کو اب اس الیکشن میں مودی کے لیے رائے دہی میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ان صوبوں میں سماج کے مختلف طبقات کی حمایت بی جے پی کی طاقت سے زیادہ بڑی ہے۔ کیا ہم ان علاقوں میں خوشگواری کی طرف بڑھ رہے ہیں؟